ضمیمہ الف

مالی شعبے کے استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے نگراں اقدامات

اسٹیٹ بینک آف پاکستان معیشت میں مالی استحکام کے تحفظ اور فروغ کے لیے مسلسل کوشاں رہتا ہے۔ اس مقصد کے لیے، اس نے **میکرو پروڈنشل پالیسی فریم ورک (ایم پی پی ایف)** کو مضبوط بنا کر مالی استحکام کے اپنے افعال کو مزید بہتر بنایا ہے، ابھرتے ہوئے نظامی خطرات سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں اور مالی اداروں کی حرکیات اور ان کے باہمی ربط سے پیدا ہونے والی کمزوریوں پر قابو پایا ہے۔

زیر نظر سال کووڈ19 کی وبا کے غیر معمولی اور بہت بڑے چیلنج کے لیے یاد رکھا جائے گا۔ یہ وبا عالمی سطح پر صحت کے بحران کے طور پر ابھری جس کے دوران اقتصادی اور مالی استحکام پر مضمرات سمیت کثیر جہتی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ عالمی برادری کووڈ-19 کے شدید اثرات کا سامنا کر رہی ہے، بہت سے ممالک میں اس وبا کی آمد کے ایک سال سے زائد عرصہ بعد بھی انفیکشن کی شرح میں اضافہ دیکھا جارہا ہے۔

پالیسی کے تحت حکومت اور ضابطہ ساز اداروں کے تعاون سے پاکستان کے مالی شعبے نے اب تک مناسب کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، اور کورونا وائرس کے بحران کے اثرات کا بخوبی مقابلہ کیا ہے۔ مسلسل قرضے جاری کر کے اور مالی خدمات کی فراہمی کے ذریعے معیشت کو سہارا دینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے، بشمول ان شعبوں کے جو لاک ڈاؤن سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ اسٹیٹ بینک کے زری، مالیاتی اور دیگر محتاطیہ پالیسیوں کے ساتھ مائکرو اور میکرو پروڈنشل پالیسی اقدامات نے پاکستان کی معیشت پر وبا کے قلیل مدتی اثرات کم کرنے میں مدد دی۔ وبا سے متعلق ان اقدامات کا اس سیکشن کے اگلے حصے میں الگ سے احاطہ کیا گیا ہے۔

مالی استحکام-میکرو تناظر

ایم پی پی ایف کے ادارہ جاتی انتظامات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں، **مالی استحکام کی قومی کونسل** مئی 2020ء میں قائم کی گئی تھی، جس میں اسٹیٹ بینک، سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اور وزارت خزانہ کے اراکین شامل ہیں۔ اس کونسل سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نظامی خطرات سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کرے گی، خاص طور پر وہ مسائل جن کے مارکیٹ اور استحکام پر مضمرات ہیں اور مالی نظام کے استحکام کو لاحق خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک مربوط پالیسی تجویز کرے گی۔

دباؤ کی جانچ کی رہنما ہدایات کا دائرہ وسیع کیا گیا تاکہ منظر نامے کے تجزیے (یعنی میکرو دباؤ کی جانچ) اور معکوس دباؤ کی جانچ (آر ایس ٹی)[220] پر رہنمائی شامل کی جائے، اس کے ساتھ ساتھ حساسیت کے تجزیے کی حد اور کوریج کو بھی بڑھایا گیا۔ حساسیت کا باقاعدہ تجزیہ کرنے کے علاوہ، نظامی طور پر اہم بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ میکرو اور معکوس دباؤ کی جانچ کرائیں تاکہ وہ کسی بھی منفی میکرو اقتصادی تبدیلی کے حوالے سے اپنی کمزوریوں کی شناخت کر سکیں۔

اسٹیٹ بینک نے **نیا پاکستان سرٹیفکیٹ** (این پی سی)[221] متعارف کرانے میں حکومت کی مدد کی، جو کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے علاوہ اُن مقیم پاکستانیوں کے لیے بچت اور سرمایہ کاری کا ایک نیا راستہ ہے جن کے بیرون ملک اثاثے ہیں۔ سرحد پار محدود سفر کے پیش نظر، یہ رسمی ذرائع سے رقوم کی آمد بڑھانے اور کرنٹ اکاؤنٹ کو سہارا دینے کے فعال پالیسی اقدامات میں سے ایک تھا۔ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس سے 646 ملین امریکی ڈالر سے زائد سرمایہ کاری کو راغب کیا گیا۔ مزید برآں، مجاز ڈیلر غیر مقیم این پی سی حاملین کی خصوصی درخواست پر، مجاز ڈیلر کی بیرونِ ملک بینک برانچوں اور نمائندوں کی خاطر یہ سرٹیفکیٹس گروی رکھ سکتے ہیں اور ان کی بیرونِ ملک بینک برانچوں اور نمائندوں کے حق میں ضمانت / متبادل لیٹر آف کریڈٹ جاری کر سکتے ہیں۔

مختلف ابھرتے ہوئے خطرات اور پالیسی فریم ورک کی اثر انگیزی کے بارے میں مارکیٹ کے شریک اداروں اور غیر جانبدار ماہرین کی آرا کا اندازہ لگانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ سال کے دوران **نظامی خطرے کے سروے** کے پانچویں اور چھٹے ادوار کرائے، جبکہ ساتواں دور جنوری 2021ء میں کرایا گیا (ساتویں دور کے نتائج **باکس 3 میں دیے گئے ہیں**)۔ وبائی مرض کی خصوصی اور منفرد نوعیت کے پیشِ نظر، چھٹے اور ساتویں ادوار میں وبا اور اس کے نظامی اثرات کو خصوصی حصے کے طور پر شامل کیا گیا۔

اسٹیٹ بینک نے معلومات کے تبادلے اور مختلف علاقائی اور بین الاقوامی مطالعات میں تعاون کرنے کی اپنی روایات جاری رکھتے ہوئے مختلف بین الاقوامی **سروے اور مشاورتی دستاویزات** پر اپنی رائے فراہم کی۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 سے متعلق اپنی پالیسیوں اور اقدامات کے بارے میں **مالی استحکام بورڈ (ایف ایس بی)** کو معلومات فراہم کیں۔ اسٹیٹ بینک نے **ایف ایس بی علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا (آر سی**

[220] ایف ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء https://www.sbp.org.pk/fsd/2020/C1.htm

[221] نیا پاکستان سرٹیفکیٹ، https://www.sbp.org.pk/NPC/index.html

جی ایشیا) کانفرنس کالز میں بھی شرکت کی جہاں ایشیا کو متاثر کرنے والے خطرات اور مالی استحکام کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ مالی استحکام کے دیگر مسائل جیسے کسی سائبر واقعے پر ردعمل اور بحالی اور سرحد پار ادائیگیاں بڑھانے کے لیے روڈمیپ بھی زیرِ بحث آئے۔

عالمی بینک **کاروبار کرنے کی آسانی کا ایک اشاریہ** مرتّب کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اصلاحاتی کوششوں میں اس غرض سے 2017ء سے شریک ہے کہ خصوصی اظہاریے "قرضے کا حصول" میں پاکستان کی درجہ بندی بہتر بنائی جائے۔ اسٹیٹ بینک نے **ایس ای سی پی، ورلڈ بینک** اور **بورڈ آف انویسٹمنٹ** کے ساتھ مل کر مالی اداروں کے (محفوظ لین دین کے) ایکٹ 2016ء میں قانونی ترامیم کی تجویز پیش کی، جو اپریل 2020ء میں صدارتی آرڈیننس کے ذریعے جاری کی گئی تاکہ قرضہ حاصل کرنے کے بنیادی فریم ورک کو بہتر بنایا جائے جس میں قرض گیر اپنے منقولہ اثاثے گروی رکھ کر قرضے تک رسائی حاصل کرسکیں گے۔

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی)[222] نے اسٹیک ہولڈرز کے لیے اپنی وسیع تر ابلاغی حکمت عملی کے سلسلے میں اپنی ویب سائٹ کا آغاز کیا، جس میں اس بات پر توجہ دی گئی ہے کہ ڈی پی سی کے کردار اور وظائف کے بارے میں معلومات جاننا اور تلاش کرنا صارفین کے لیے آسان ہو، اور وہ سرکلر اور ہدایات سمیت ڈی پی سی کے ابلاغ سے بھی مستفید ہوں۔[223] ڈی پی سی نے ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے اپنے رکن بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے زیرِ تحفظ ڈپازٹرز کے لیے ایک جامع ڈیٹا بیس تیار کریں جسے سنگل ڈپازٹر ویو (**ایس ڈی وی**) کہا جاتا ہے۔ اس ڈیٹا بیس میں موجود معلومات کو کسی ایسے بینک کے زیرِ تحفظ ڈپازٹرز کو ضمانت شدہ رقم کی واپسی کے لیے استعمال کیا جائے گا جسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے ناکام قرار دیا گیا ہو۔

مالی استحکام – تفصیلی تناظر میں

فارن ایکسچینج پالیسی اور آپریشنز: ملک کے مالی اور اقتصادی استحکام کے لیے بیرونی کھاتوں کا استحکام ایک اہم نکتہ ہے۔ برآمد کنندگان اور اشیا سازوں کو سہولت فراہم کرنے کی کوشش میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے کام کے طریقہ کار کو ہموار کرنے اور مختلف زرمبادلہ کے معاملات سے متعلق ریگولیٹری تقاضوں اور عمل کو آسان بنانے کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے زرِمبادلہ سے متعلق کیس جمع کرانے کی شروع سے اختتام تک ڈجیٹل طریقے پر منتقلی کے لیے اپنا متعلقہ **ضوابطی اجازت کا نظام (آر اے ایس)** شروع کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ کاروباری برادری اور عام افراد کو زرمبادلہ سے متعلق درخواستوں پر بینکوں سے رجوع کرنے کے لیے ایک مکمل ڈجیٹل پلیٹ فارم ملے۔[224]

اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کو اجازت دی کہ وہ اپنی برآمدی سامان کی شپنگ دستاویزات بغیر کسی حد کے اپنے غیر ملکی خریداروں کو بھیجیں، بشرطیکہ برآمد کنندگان کے برآمدی واجبات ایک فیصد سے کم ہوں اور گزشتہ تین سال کے دوران کم از کم پانچ ملین ڈالر کی برآمدات ہوئی ہوں۔[225]

اسٹیٹ بینک نے ایک نیا طریقہ کار متعارف کرایا ہے جس سے پاکستان میں مصروف کمپنیاں **اخراجِ سرمایہ** سے حاصل ہونے والی رقم اپنے غیر ملکی حصص یافتگان کو آسانی سے بھجوا سکیں گی، اس کا مقصد سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانا، بیرونی سرمایہ کاری کو پاکستان کی طرف راغب کرنا اور کاروبار کرنے میں آسانی کو مزید بڑھانا ہے۔[226]

اسپیشل ٹیکنالوجی زونز اتھارٹی آرڈیننس 2020ء کے تحت **اسپیشل ٹیکنالوجی زونز** کے قیام کے مقاصد کو آگے بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں ان زونز میں کام کرنے والے اداروں کے لیے زرمبادلہ کے خصوصی ضوابط جاری کیے۔[227]

پاکستان سے **بزنس ٹو کنزیومر (بی 2 سی)** ای کامرس برآمدات کو فروغ دینے کے لیے پاکستان کسٹمز اور دیگر متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کے تعاون سے **'ویبوک'** میں ای کامرس برآمدات کے لیے ایک علیحٰدہ ماڈیول بھی تیار کیا گیا۔ چنانچہ ای کامرس برآمدات کی موجودہ کاروباری ضروریات کے لیے نظرِ ثانی شدہ ریگولیٹری فریم ورک تیار کیا گیا ہے۔[228]

---

[222] ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ڈی پی سی ایکٹ 2016ء کے تحت اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ذیلی ادارے کے طور پر بنائی گئی جس کا مقصد پاکستان میں ڈپازٹ انشورنس سسٹم قائم کرنا اور اسے چلانا ہے۔

[223] اسٹیٹ بینک کا پریس ریلیز، 20 اکتوبر 2020ء، https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr-20-Oct-20.pdf

[224] ای پی ڈی سرکلر نمبر 18 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FECL18.htm

[225] ای پی ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FECL5.htm

[226] ایف ای سرکلر نمبر 05 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FEC5.htm

[227] ایف ای سرکلر نمبر 08 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FEC8.htm

[228] ایف ای سرکلر نمبر 07 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FEC7.htm

پاکستان میں کمپنیوں کے لیے **کاروبار کرنے میں آسانی** مزید بڑھانے کے لیے عالمی سطح پر تسلیم شدہ ڈجیٹل سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو مقامی کمپنیوں کی ڈجیٹل خدمات کے حصول پر ادائیگیوں کے لیے ایک نیا طریقہ کار متعارف کرایا گیا۔[229]

بینکاری طرزِ عمل اور تحفظِ صارف: مالی نظام پر اعتماد برقرار رکھنے اور پائیدار بنیادوں پر اس کی نمو کو فروغ دینے کے لیے تحفظِ صارف اور منصفانہ طرز عمل کا ایک موثر نظام ضروری ہے۔ اسٹیٹ بینک نے 2016ء سے 2019ء تک بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں / مائکرو فنانس بینکوں کے خلاف **شکایات کا جائزہ** لیا تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ بینکوں میں صارفین کی شکایات سے نمٹنے کا طریقہ کار کتنا موثر ہے اور اس کی عدم موجودگی میں کون سے پالیسی اقدامات کیے جائیں۔ اس جائزے کی نمایاں خصوصیات شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اسٹیٹ بینک کے اس بیانیے پر زور دیا جائے کہ ذمہ دارانہ طریقے سے شکایات سے نمٹنا **صارفین سے منصفانہ سلوک (ایف ٹی سی)** کا بنیادی عنصر ہے۔

اسٹیٹ بینک ذمہ دارانہ بینکاری طرزِ عمل اور صارفین کے ساتھ منصفانہ سلوک کو فروغ دینے کی کوششیں کرتا آیا ہے، اسی سلسلے میں اس نے ڈپازٹ والی مصنوعات کے لیے ایک دستاویز تیار کی ہے جسے **بنیادی حقائق کا بیان** (کے ایف ایس) کہا جاتا ہے۔ 'کے ایف ایس' جیسی معیاری معلومات دراصل بینکاری مصنوعات کے قابلِ استطاعت ہونے اور ان کے خطرات کے بارے میں صارفین کا فہم و فراست بڑھاتے ہیں، جس سے ان کے لیے فیصلہ کرنا بہتر ہو جاتا ہے۔ نیز صارف کو معیاری معلومات فراہم کرنے سے غیر موثر معلومات کی فراہمی کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔[230]

اسٹیٹ بینک نے کارپوریٹ قرض گیروں کے معاف کیے گئے / رعایت والے قرضوں کو **الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو** (ای سی آئی بی) میں زیرِ غور رکھنے کا عرصہ 15 سال سے کم کر کے 10 سال کرنے کا فیصلہ کیا۔[231]

نظامِ ادائیگی: ملک میں **ڈجیٹل ادائیگی کی خدمات کی صورتِ حال** مزید بہتر بنانے کے لیے اور مالی شمولیت کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایات جاری کیں کہ وہ پیمنٹ کارڈز کی قبولیت میں بہتری لائیں۔ **نظامِ ادائیگی کی قومی حکمتِ عملی** کے نومبر 2019ء میں آغاز سے اسٹیٹ بینک نے ملک میں ادائیگی کے لین دین کے ڈجیٹل روپ کو فروغ دینے کی غرض سے متعدد اقدامات کیے ہیں۔[232]

غیر مقیم یا بیرونِ ملک پاکستانیوں کے لیے **روشن ڈجیٹل اکاؤنٹ**[233] ستمبر 2020ء میں متعارف کرائے گئے۔ اس اکاؤنٹ کے ذریعے بیرونِ ملک پاکستانیوں کو پاکستان کے نظامِ بینکاری اور نظامِ ادائیگی سے پوری طرح مربوط ہونے کی سہولت دی گئی۔ ملک کی تاریخ میں یہ اوّلین موقع ہے کہ بیرونِ ملک مقیم پاکستانی باشندے ملک میں یا کسی سفارت خانے یا قونصل خانے میں ذاتی طور پر موجود ہوئے بغیر پاکستان میں اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ ملک میں زرِ مبادلہ کو راغب کرنے کی پالیسیوں میں روشن ڈجیٹل اکاؤنٹ بھی بطور ایک حصہ شامل ہے، کیونکہ اس نے ڈالر کے مقابلے میں روپے کو مستحکم کرنے میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ جاری کھاتے کو سہارا دیا ہے۔ 30 اپریل 2021ء کے آخر تک 170 ملکوں سے ایک لاکھ 20 ہزار سے زائد غیر مقیم پاکستانیوں نے بذریعہ روشن ڈجیٹل اکاؤنٹ ایک ارب ڈالر سے زائد رقم پاکستان بھجوائی۔ آر ڈی اے کے ذریعے اسٹاک ایکسچینج میں سرمایہ کاری 1.6 ارب ڈالر سے بڑھ چکی ہے جبکہ **نیا پاکستان سرٹیفکیٹ** میں 646 ملین ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری ہوئی۔

اسلامی بینکاری: شریعہ سے ہم آہنگ فریم ورک کو مزید مستحکم کرنے اور شریعہ کے طریقوں کو اسلامی بینکار صنعت میں رواج دینے کی غرض سے **اے اے او آئی ایف آئی** کا شریعہ معیار نمبر 19 (قرض)، نمبر 23 (ایجنسی اور غیر کمیشن یافتہ ایجنٹ [فضولی] کا ایکٹ)، نمبر 28 (اسلامی بینکوں میں بینکاری خدمات)، اور نمبر 49 (یکطرفہ اور دوطرفہ وعدہ [ایس ایس 49]) اپنا لیا گیا۔[234]

سپروائزری اور ضوابطی نگرانی: نظامی اہمیت اور مالی اداروں کے باہمی ربط کا معیشت میں مالی استحکام پر اہم اثر پڑتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے (اپریل 2018ء میں متعارف کرائے گئے) متعلقہ فریم ورک کے تحت 2020ء کے لیے **نظامی لحاظ سے اہم ملکی بینکوں (ڈی-ایس آئی بی)** کے نام کا اعلان کیا۔ اسٹیٹ بینک کا متعارف کرایا گیا فریم ورک بین الاقوامی معیارات اور روایات کے مطابق ہے اور یہ مقامی حرکیات کو بھی مد نظر رکھتا ہے۔ اس میں نظامی لحاظ سے اہم ملکی بینکوں کی شناخت اور تقرر، نظامی لحاظ سے اہم ملکی بینکوں کے لیے اضافی ضوابطی اور نگراں تقاضوں، اور عمل درآمد کے رہنما خطوط کی وضاحت کرتا ہے۔ ان اضافی تقاضوں کا مقصد یہ ہے کہ نظامی لحاظ سے اہم بینکوں کی دھچکوں کے خلاف لچک کو مزید مضبوط کرنا اور خطرے سے نمٹنے کی ان کی اُن صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔[235]

---

[229] ایف ای سرکلر نمبر 04 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FEC4.htm

[230] بی سی پی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/cpd/2020/C2.htm

[231] بی سی پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/cpd/2020/CL2.htm

[232] نظامِ ادائیگی کی قومی حکمتِ عملی، https://www.sbp.org.pk/PS/PDF/NPSS.pdf

[233] اسٹیٹ بینک کا پریس ریلیز، 10 ستمبر 2020ء، https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr-10-Sep-20.pdf

[234] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/ibd/2020/C1.htm

[235] اسٹیٹ بینک کا پریس ریلیز، 03 ستمبر 2020ء، https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr-03-Sep-20.pdf

خطرے کی بنیاد پر نگرانی کا فریم ورک (آر بی ایس) زیر جائزہ سال کے دوران مکمل کیا گیا، اور اسے یکم جولائی 2021ء تک اسٹیٹ بینک کے بینکاری نگرانی گروپ میں نافذ کر دیا جائے گا۔ 'خطرے کی بنیاد پر نگرانی کا فریم ورک' اسٹیٹ بینک کے اسٹریٹجک پلان 'وژن 2020ء' کے اسٹریٹجک مقاصد-3 کے تحت تیار کیا گیا۔

بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائکرو فنانس بینکوں کو، جن کی اکثریت غیر ملکی شیئر ہولڈنگ (50 فیصد سے زیادہ) ہے، کچھ شرائط و ضوابط کے ساتھ یہ اجازت دی گئی کہ وہ اپنے موجودہ غیر ملکی اسپانسرز سے **بیرونی کرنسی** کے ماتحت قرضے کی شکل میں **سطح اول کا اضافی** سرمایہ اکٹھا کر سکتے ہیں۔[236]

اسٹیٹ بینک اور بینکاری صنعت نے **پاکستان کارپوریٹ ری سٹرکچرنگ کمپنی لمیٹڈ (پی سی آر سی ایل)** بنانے کے لیے اشتراک کیا۔ **کارپوریٹ ری سٹرکچرنگ کمپنیوں (سی آر سی)** کو متعلقہ ایکٹ 2016ء کے تحت مالی اداروں کے **غیر فعال اثاثوں** کے حصول، ان کی تنظیم نو کرنے اور انہیں حل کرنے کا اختیار ہے، اس طرح تجارتی یا مالی طور پر مسائل سے دوچار کمپنیوں کو دوبارہ منظم اور بحال کیا گیا۔ توقع ہے کہ سی آر سی متحرک اقتصادی عامل کے طور پر تیار ہوں گی، جو بیمار صنعتی یونٹوں کی بحالی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اپنا حصہ ڈالیں گی۔[237] کارپوریٹ ری اسٹرکچرنگ کمپنیز ایکٹ 2016ء میں ترامیم کے نتیجے میں، اسٹیٹ بینک نے **سی آر سی کو غیر فعال اثاثوں کی منتقلی اور تفویض کے لیے رہنما ہدایات** جاری کی ہیں۔[238]

مالی نظام کی سالمیت اور حفاظت کو برقرار رکھنے کی خاطر ملک میں اینٹی منی لانڈرنگ، دہشتگردی کی مالی اعانت اور ایٹمی اسلحے کے پھیلاؤ کی مالی اعانت کے انسداد کے مجموعی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے **اینٹی منی لانڈرنگ ایکٹ** میں کچھ ترامیم کی گئیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے **نظر ثانی شدہ اینٹی منی لانڈرنگ، دہشتگردی کی مالی اعانت اور ایٹمی اسلحے کے پھیلاؤ کی مالی اعانت کے انسداد کے ضوابط** کو متعلقہ اداروں کے لیے جاری کیا۔[239]

کووڈ19 وبا میں پالیسی اقدامات

کووڈ19 وبا بنی نوع انسان کی صحت اور معاشی بہبود کے لیے شدید خطرات لے کر آئی۔ اس وبا نے شعبہ بینکاری کے لیے بھی سنگین چیلنجوں اور خطرات کو جنم دیا جو بنیادی طور پر ان امور سے متعلق ہیں:

- وبائی امراض کے دوران معاشی سرگرمیوں میں مدد دینے کے لیے بینک قرضوں اور مارکیٹ کی سیالیت کی دستیابی کیونکہ بینک قرضوں کی بندش اور سیالیت کے خشک ہونے سے معاشی اور مالی استحکام متاثر ہو سکتا ہے،
- وبا کی بنا پر دباؤ کے تحت آنے والے بینکوں کی صحت کی ضمانت،
- مستحکم اور محفوظ انداز میں بینکاری خدمات کی فراہمی، اور
- بینکوں کے ملازمین اور عام صارفین کی صحت، حفاظت اور جسمانی بہبود۔

اگرچہ کورونا وائرس کے بحران کا آغاز مالی شعبے سے باہر ہوا، تاہم جزوی طور پر اسٹیٹ بینک، حکومت اور دیگر نگراں اداروں کی جانب سے وسیع اور فوری اقدامات نے مالی اداروں کو پہنچنے والے نقصانات اب تک خاصے محدود کر رکھے ہیں۔ حالیہ برسوں میں نگراں فریم ورک کے استحکام نے بھی مالی شعبے کو 2008ء کے عالمی مالی بحران سے پہلے والے دور کی نسبت زیادہ مستحکم پوزیشن برقرار رکھنے میں مدد دی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے زری اور ضوابطی پالیسی کے شعبوں میں متعدد ہنگامی اقدامات[240] کیے تاکہ وبائی امراض سے درپیش چیلنجوں سے نمٹا جائے اور معاشی اور مالی نزاکت کے درمیان مستحکم فیڈبیک / موافق گردشی اثرات کا مقابلہ کیا جائے۔

پالیسی ریٹ میں کمی

زری پالیسی اقدام کے طور پر اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 13.25 فیصد سے 7 فیصد کر دیا یعنی وسط مارچ سے جون 2020ء تک 625 بیسس پوائنٹس کی کمی کر دی تاکہ کاروبار اور گھرانوں پر مالی لاگت کا بوجھ کم کیا جا سکے جو اپنی آمدنی اور نقد رقوم پیدا کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کر رہے تھے۔ پالیسی ریٹ میں یہ کمی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ہونے والی سب سے بڑی کٹوتی میں سے تھی کیونکہ اسٹیٹ بینک نے وبا کے دوران اپنی زری پالیسی کا رُخ معاشی ترقی اور روزگار کی طرف موڑ دیا تھا (**چارٹ اے-1**)۔

ڈجیٹل ادائیگیوں کا فروغ اور بلاتعطل مالی خدمات کی دستیابی

اسٹیٹ بینک نے مسائل اور چیلنجوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق پالیسی جواب تیار کرنے کے لیے خود کو صنعت کے ساتھ منسلک کیا۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ایک **تیز رفتار**

---

[236] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/bprd/2020/C2.htm

[237] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/bprd/2020/C3.htm

[238] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 40 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/bprd/2020/CL40.htm

[239] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2021ء، https://www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL1.htm

[240] کووڈ-19 اقدامات، https://www.sbp.org.pk/covid/index.html

سروے[241] کیا اور سروے کے نتائج کی بنیاد پر بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں / مائکرو فنانس بینکوں کو مشورہ دیا کہ وہ **کووڈ19 کی وبا کا پھیلاؤ روکنے کے لیے اقدامات** کریں۔ اسٹیٹ بینک نے لاک ڈاؤن کے دوران کاروباری سرگرمیوں کے تسلسل اور **مالی خدمات کی دستیابی** یقینی بنانے کے لیے ہدایات / رہنمائی جاری کی۔[242] ای بینکاری سہولت کے بڑھتے ہوئے استعمال اور گھر سے کام کرنے کے انتظامات اور نتیجتاً **سائبر خطرات** بڑھنے کے نتیجے میں مالی اداروں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ مستعدی سے کام لیں اور فاصلاتی رسائی کی مقبولیت کے بعد اس سے منسلک خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے مضبوط سائبر سیکورٹی اقدامات نافذ کریں۔[243]

اسٹیٹ بینک نے وبا کے دوران ڈجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینے اور روبرو رابطے کو کم کرنے کی بھی کوشش کی۔[244] بینکوں کو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ بین البینک رقوم کی منتقلی پر فیس معاف کرنے اور فیس، قرضوں کی ادائیگی وغیرہ کی سہولت انٹرنیٹ / موبائل بینکاری کے ذریعے فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی۔

وبا کے ممکنہ اثرات کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کے دوران اسٹیٹ بینک نے جامع **ضوابطی پیکیج** متعارف کرایا جس کے اہم نکات یہ تھے:

- بینکوں کے سرمائے کے تحفظ کے بفر (**سی سی بی**) میں کمی۔[245]
- قرض کی اصل رقم کی ادائیگی موخر کرنا۔
- ایسے قرض گیروں کی ری شیڈولنگ / تنظیم نو، جو مارک اپ رقم کی ادائیگی سے قاصر ہیں یا انہیں ایک سال سے زیادہ کی التوا کی ضرورت ہے۔
- ایف ای 25 ڈپازٹس پر مطلوبہ نقدِ محفوظ کی ضروریات میں کمی۔[246]
- ایس ایم ای اداروں کو قرضے کی فراہمی پر ضوابطی حد میں اضافہ۔
- افراد کے لیے قرض لینے کی حد میں اضافہ۔
- حصص کی حفاظت کے عوض بینک قرضے پر مارجن کال کی شرائط میں کمی۔

اسٹیٹ بینک روزگار اسکیم

ملک میں لوگوں کا روزگار برقرار رکھنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے رعایتی **ری فنانس کی سہولت**[247] متعارف کرائی۔ اس سلسلے میں وزارت خزانہ نے ایس ایم ای اداروں اور چھوٹے کاروباری اداروں کو بینک قرضے میں مدد دینے کے لیے ایک **رسک شیئرنگ سہولت** بھی متعارف کرائی تاکہ روزگار میں مدد کے لیے اسٹیٹ بینک کی ری فنانس سہولت حاصل کی جا سکے۔ وفاقی حکومت نے بینکوں کے لیے کریڈٹ رسک شیئرنگ سہولت کے تحت 30 ارب روپے مختص کیے تاکہ مستقبل میں کسی ناقص قرض کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا بوجھ بانٹا جا سکے۔ اس سہولت کا مقصد یہ تھا کہ ضمانت فراہم نہ کر سکنے والے **ایس ایم ای اداروں** اور ایسے چھوٹے کارپوریٹ اداروں کو جن کی سیلز کا مجموعی ٹرن اوور 2 ارب روپے تک ہو، قرضے جاری کرنے کی بینکوں کو ترغیب ملے، تاکہ یہ بینک اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیم[248] کے تحت قرضے حاصل کر سکیں۔ نیز، خردہ شعبے اور ایس ایم ای کو قرضوں کی نمو میں مدد دینے کے لیے خردہ جزدان کی ضوابطی حد 125 ملین روپے سے بڑھا کر 180 ملین روپے کر دی گئی۔

نئی سرمایہ کاری کو سہولت

اسٹیٹ بینک نے نئے منصوبوں اور موجودہ منصوبوں میں توسیع یا ان کی بی ایم آر میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے ایک رعایتی **عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت** (ٹی ای آر ایف)[249] متعارف کرائی۔ یہ اسکیم مارچ 2020ء میں آئی تھی، تب سے مارچ 2021ء کے اختتام تک 690 ارب روپے کی درخواست کردہ رقم کے مقابلے میں مجموعی طور پر 436 ارب روپے کی رقم منظور کی گئی۔ (**چارٹ اے-2**)۔

صحت کے شعبے کے ساتھ تعاون

صحت کے شعبے کے ساتھ تعاون کے لیے اور وبا سے نمٹنے کی اس کی استعداد کو بہتر بنانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کے لیے ایک **ری فنانس سہولت**[250] متعارف کرائی۔ علاوہ ازیں تمام وفاقی اور صوبائی سرکاری محکموں، نجی و سرکاری شعبوں کے اسپتالوں، فلاحی اداروں، اشیا ساز اداروں اور تجارتی درآمد کنندگان کو کووڈ کی وبا کے علاج

---

[241] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06 برائے 2020ء، http://www.sbp.org.pk/bprd/2020/CL6.htm

[242] اسٹیٹ بینک کا پریس ریلیز، 23 مارچ 2020ء، https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr-23-Mar-20.pdf

[243] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/psd/2020/C3.htm

[244] اسٹیٹ بینک کا پریس ریلیز، 18 مارچ 2020ء، https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr-18-Mar-20.pdf

[245] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/bprd/2020/CL12.htm

[246] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2020ء، http://www.sbp.org.pk/dmmd/2020/C8.htm

[247] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2020/C6.htm

[248] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2020/C9.htm

[249] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2020/C1.htm

[250] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2020ء، https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2020/C3.htm

کی غرض سے طبّی آلات، دواؤں اور دیگر ضمنی اشیا منگوانے کے لیے **پیشگی درآمدی ادائیگی** اور **اوپن اکاؤنٹ پر درآمد** کرنے کی اجازت دے دی گئی اور اس پر کوئی حد بھی نہیں لگائی گئی۔[251] گذشتہ 12 ماہ کے دوران 17 ارب روپے کی درخواستیں کی گئیں جن میں سے 11 ارب روپے منظور کیے گئے (**چارٹ اے-3**)۔

قرضوں کی فراہمی اور تنظیمِ نو کا پیکیج

اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی تنظیم نو/ری شیڈولنگ اور التوا میں سہولت دینے کی غرض سے قرض گیروں کے لیے **قرضہ ریلیف اسکیم**[252] کا اعلان کیا۔ اس کا مقصد ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو برقرار رکھنا تھا اور انہیں عارضی معاشی مسائل کا مقابلہ کرنے کے قابل بنانا تھا۔ صارفین کے تمام زمروں یعنی کارپوریٹ اداروں، تجارتی اداروں، ایس ایم ای، زرعی اداروں اور خردہ فروشوں نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔ اس اسکیم کے تحت آنے والی درخواستوں کی منظوری کی شرح 16 اپریل 2021ء تک 97 فیصد تھا۔

اس اسکیم کا سب سے زیادہ فائدہ انفرادی قرض گیروں کو پہنچا۔ خصوصاً مائکرو فنانس بینکوں نے اپنے 1.7 ملین چھوٹے قرض گیروں کو اس سے خاصا فائدہ پہنچایا، اور 121 ارب روپے کے قرضوں کی واپسی کی مدت بڑھا دی۔ یہ رقم مائکرو فنانس بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان کا تقریباً نصف ہے۔ نیز، اسٹیٹ بینک نے مائکرو فنانس بینکوں کے قرض گیروں کے لیے اضافی اقدامات کرکے ریلیف پیکیج کا دائرہ وسیع کردیا تاکہ وہ وبا کے شدید منفی اثرات سے بہتر انداز میں مقابلہ کرسکیں۔ تنظیم نو کیے گئے مجموعی طور پر 911 ارب روپے کے قرضوں میں سے 718 ارب روپے کے قرضے کارپوریٹ اور تجارتی اداروں سے تعلق رکھنے والے قرض گیروں کے تھے۔ یہ اسکیم 31 مارچ 2021ء کو ختم ہوئی (**جدول اے-1**)۔

درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کے لیے ریلیف

کووڈ وبا کی بنا پر پاکستان کے برآمد کنندگان کو بیرونِ ملک منڈیوں میں گرتی ہوئی طلب اور موجودہ آرڈرز کی تکمیل میں مسائل کا سامنا تھا۔ ان مشکلات پر قابو پانے میں برآمد کنندگان کی مدد کرنے اور ان کے سیالیت کے مسائل کو ادائیگی قرض کے مسائل میں تبدیل ہونے سے روکنے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کا اعلان کیا:[253]

- **برآمدی مالکاری اسکیم** کے تحت مالی سال 20-2019ء کے لیے شپمنٹ بھجوانے/کارکردگی کے لیے اضافی چھ ماہ کی مہلت دی گئی۔
- برآمدی مالکاری اسکیم، جزو II کے تحت مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کی مالکاری پر برآمدی کارکردگی کی شرائط دوگنا سے کم کرکے ڈیڑھ گنا کردی گئیں۔
- طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت یکم جنوری 2020ء سے 30 ستمبر 2020ء تک کے دوران مالکاری لینے کے لیے اہلیت کی شرائط نرم کردی گئیں، چنانچہ جو شرط 5 ملین ڈالر یا مجموعی فروخت کا 50 فیصد برآمدات تھی اسے 4 ملین ڈالر یا مجموعی فروخت کا 40 فیصد برآمدات کردیا گیا۔ ایل ٹی ایف ایف کے تحت 2020ء میں آنے والے ہر زمرے میں زیرِ تخمینہ برآمدات کرنے کے لیے ایک سالہ اضافی مہلت دی گئی۔

کووڈ وبا کے دوران برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کی سہولت کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے بیرونی کرنسی کے قرضوں کے تصفیے کی مہلت بڑھاتے ہوئے ایف ای-25 **زرمبادلہ قرضوں کی اسکیم**[254] کے تحت برآمدی اور درآمدی قرضوں کے تصفیے کے لیے 180 دنوں تک کی مہلت دے دی۔ اسٹیٹ بینک نے اشیاسازی اور صنعتی شعبوں کو سہارا دینے کے لیے بعض خام مال کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرط بھی نرم کردی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وبا کے دوران معیشت کی بحالی کی خاطر ان شعبوں کی استعداد مزید بڑھائی جائے۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اشیا ساز اور صنعتی اداروں اور تجارتی درآمد کنندگان کی طرف سے خام مال، فاضل پرزوں اور مشینری کی درآمد کی حوصلہ افزائی کے لیے بینکوں کو اجازت دی کہ وہ مذکورہ درآمد کنندگان کی طرف سے فی انوائس موجودہ حد 10 ہزار ڈالر کے بجائے اب 25 ہزار ڈالر، یا اس کے مساوی رقم دیگر کرنسیوں میں **پیشگی ادائیگی**[255] کرسکتے ہیں۔ یہ اقدامات برآمداتی صنعتوں اور اشیا ساز اداروں کو کاروبار کرنے میں سہولت دینے کے تسلسل میں تھے اور ان کا یہ بھی مقصد تھا کہ برآمدات کی نمو کو بڑھاکر ملک کے معاشی منظرنامے کو بہتر بنانے میں مدد دی جائے۔

کووڈ-19 کے دوران ایس ای سی پی کے پالیسی اقدامات

ایس ای سی پی ایک مالی ضابطہ ساز ادارہ ہے جس کا مقصد ایک جدید اور موثر کارپوریٹ شعبے اور کیپٹل مارکیٹ کو تیار کرنا ہے تاکہ پاکستان میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہو اور

---

[251] ای پی ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2020ء،
https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FECL9.htm

[252] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 13 برائے 2020ء،
https://www.sbp.org.pk/bprd/2020/CL13.htm

[253] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2020ء،
https://www.sbp.org.pk/smefd/circulars/2020/C5.htm

[254] ای پی ڈی سرکلر نمبر 17 برائے 2020ء،
https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FECL17.htm

[255] ای پی ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2020ء،
https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FECL4.htm

یہاں معاشی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔ یہ ادارہ انشورنس کمپنیوں، سیکورٹیز فرمز اور کیپٹل مارکیٹ اور این بی ایف سیز وغیرہ جیسی **غیر بینکاری مالی فرموں** کا ضابطہ ساز ہے اور ان کی نگرانی کرتا ہے۔ ایس ای سی پی نے زیر جائزہ سال کے دوران این بی ایف سیز کی کارکردگی، آپریشنز، سسٹمز اور نگرانی کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

ایس ای سی پی نے ایک خصوصی **سسٹمک رسک** ونگ بنایا جس کی ذمہ داری یہ ہے کہ ادارے کے دائرہ کار میں آنے والی مالی منڈیوں کے مالی استحکام کو لاحق خطرات کی شناخت کرے اور انہیں دور کرے۔ مزید برآں، ایسی ناگوار تبدیلیوں پر نظر رکھنے کے لیے جو آگے بڑھ کر سسٹمک رسک کے دھچکوں کا سبب بن سکتی ہوں سسٹمک رسک ریویو کمیٹی کی تنظیم نو کی گئی۔

نجی رقوم کی صنعت میں نمو کو مہمیز دینے کے لیے پرائیویٹ فنڈز ریگولیشنز، 2015ء میں تبدیلیاں کی گئیں، اور اس مقصد کے لیے لچک داری (flexibility)، اثر انگیزی اور کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھایا گیا۔

این بی ایف سی قواعد 2003ء اور **این بی ایف سی ضوابط 2008ء** میں ترامیم کی گئیں جن کا مقصد سازگار ماحول پیدا کرنا اور ضوابطی رکاوٹوں کو دور کرنا تھا چنانچہ مستقل لائسنس جاری کیے گئے، مطلوبہ دستاویزات کم از کم کی گئیں اور **پی ایم آئی سی** سے کریڈٹ لائنز تک رسائی کے لیے نسبتاً کم ضوابطی منظوریوں کو متعارف کرایا گیا۔

خرد مالکاری (مائکرو فنانس) شعبے کے لیے مخصوص **سوشل امپیکٹ فنڈ (ایس آئی ایف)** قائم کیا گیا جو اپنی نوعیت کا اولین اقدام ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ نان بینک خرد مالکاری شعبے کو اضافی سیالیت فراہم کی جائے۔

میوچل فنڈ کی صنعت کی مزید نمو کو سہولت دینے کی خاطر اور سرمایہ کاروں کے مفادات کے تحفظ کی غرض سے ایس ای سی پی نے درج ذیل اقدامات کیے:

الف۔ شریعہ سے ہم آہنگ پاکستان کے اولین **ایکسچینج ٹریڈڈ فنڈز (ای ٹی ایف)** کے آغاز کی منظوری دی گئی۔

ب۔ سرمایہ کاروں کو میوچل فنڈز کی مصنوعات کی غلط فروخت (miss-selling) روکنے کے لیے تفصیلی رہنما ہدایات جاری کی گئیں تاکہ **اجتماعی سرمایہ کاری اسکیموں (سی آئی ایس)** کی موزونیت کا تجزیہ کیا جا سکے اور خطرات کی معیاری زمرہ بندی کی جا سکے۔

ج۔ میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری کا ڈجیٹل پلیٹ فارم فراہم کرنے کی غرض سے **'املاک فنانشلز'** کے نام سے آغاز کیا گیا۔

د۔ انتظام اثاثہ جات کی کمپنیوں (اے ایم سی) کے **ڈجیٹل اکاؤنٹ کھلوانے** کے لیے تفصیلی طریقہ کار تجویز کیا گیا۔

ہ۔ رضاکارانہ پنشن سسٹم کے ضوابطی فریم ورک میں متعدد ترامیم کی گئیں جن کا مقصد ان ضوابط میں تبدیلیاں لاکر 'کاروبار کرنے میں آسانی' کے لیے رعایتیں متعارف کرانا اور اس شعبے کی نمو تھا۔

کووڈ-19 کے دوران پالیسی اقدامات[256]

- بحالی (redemption) کی غرض سے میوچل فنڈز کی طرف سے قرض گیری کا زیادہ سے زیادہ عرصہ 90 دن سے بڑھا کر 356 دن کر دیا گیا۔
- غیر فعال تمسکات کی زمرہ بندی کی توسیعی مدت 15 دن سے بڑھا کر 180 دن کر دی گئی۔
- این بی ایف سیز کو اجازت دی گئی کہ وہ اصل رقم کی واپسی کو ملتوی کر سکتے ہیں اور قرض گیروں کی درخواست پر قرضہ ری شیڈول کر سکتے ہیں، اس سے قرض گیروں کی متعلقہ حیثیت متاثر نہیں ہوگی۔
- پی ایم آئی سی کو اصل رقم کی واپسی ملتوی کرنے، اور این بی ایم ایف سیز کو دیے گئے قرضے ری شیڈول کرنے کی اجازت دی گئی۔

بیمہ اور تکافل کا شعبہ

بیمہ زندگی اور فیملی تکافل کی پالیسیوں کی تفصیلات کو برقی طور پر محفوظ رکھنے اور ان کی ترسیل کے لیے **سینٹرلائزڈ انشورنس ریپوزٹری** قائم کی گئی۔

ایس ای سی پی نے **کارپوریٹ انشورنس ایجنٹس ریگولیشنز 2020ء** کا اعلان کیا تاکہ کارپوریٹ انشورنس ایجنٹوں (بشمول بینکوں) اور ٹیکنالوجی کی بنیاد پر تقسیمی چینلز کے ذریعے ہونے والے بزنس کے لیے ایک جامع ضوابطی فریم ورک فراہم کیا جائے۔

ایس ای سی پی نے **بیمہ شعبے کے لیے سائبر سیکورٹی فریم ورک پر رہنما ہدایات 2020ء** بھی جاری کیں جن کا مقصد بیمہ کمپنیوں کے آئی ٹی انفراسٹرکچر کی سلامتی اور مضبوطی کو یقینی بنانا تھا، نیز یہ بھی کہ ڈیٹا کو اخفا اور رازداری میں رکھا جائے۔

[256] کووڈ-19 کے دوران ایس ای سی پی کے اقدامات، https://www.secp.gov.pk/sec-response-to-covid-19/

کووڈ-19 کے دوران پالیسی اقدامات

ایس ای سی پی نے بیمہ کمپنیوں کو ہدایت کی کہ:

- دعووں کی پراسیسنگ کے لیے غیر لازمی تقاضوں کو ترک کریں اور دعووں کی درستی کی تصدیق کے لیے متبادل طریقے استعمال کریں۔
- پریمیم کی ادائیگی کی رعایتی مدت میں توسیع پر غور کریں، ترجیحی طور پر ڈجیٹل یا آن لائن ادائیگی کے طریقوں کے ذریعے۔
- پینل والے اسپتالوں میں علاج کے لیے پیشگی اجازت کے برقی اجرا کو یقینی بنائیں، پینل اسپتالوں کی فہرست میں اضافہ کریں اور غیر پینل طبی اداروں میں ہونے والے دعووں کو زیرِ غور لائیں۔

ایس ای سی پی نے یہ اقدامات کیے:

- بیمہ بروکرز اور سرویئرز کے لائسنسوں کی تجدید کا وقت بڑھا کر بیمہ صنعت کو رعایت اور ریلیف پہنچایا۔
- ریگولیٹری رپورٹنگ کی آخری تاریخ کو بڑھا کر اور آئی ایف آر ایس-16 سے رعایت دلا کر شعبہ بیمہ کو ریلیف دیا۔
- اے ایف ایس ایکویٹی سرمایہ کاری کے سلسلے میں کمپنیوں / اداروں کو اُن کے اکاؤنٹنگ معیارات کی شرائط سے ریلیف دلانے کے لیے انہیں اجازت دی گئی کہ وہ ایکویٹی میں تبدیلیوں کے گوشوارے میں 31 مارچ 2020ء تک ہونے والے نقصان کو ظاہر کرسکتے ہیں۔